سوال

کیا وضوء میں سر کی پچھلی طرف تھوڑے سے حصے کا مسح کرنا جائز ہے ؟

جواب

ہمہ قسم کی حمد اللہ تعالی کےلیے، اور دورو و سلام ہوں اللہ کے رسول پر، بعد ازاں :

مسلمانوں کا اجماع ہے کہ وضوء میں سر کا مسح کرنا واجب ہے، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اے ایمان والوجب تم نماز کےلیے کھڑے ہوؤ تو اپنے چہرے اور کہنیوں تک ہاتھ دھولو، اور اپنے سروں کا مسح کرو، اور اپنے ٹخنوں تک اپنے پاؤں دھوؤ المآئدۃ (6).

فقہاء کرام اس پر متفق ہیں کہ سارے سر کا مسح کیا جائے، لیکن اس میں اختلاف ہے کہ مکمل سر کا مسح کرنا واجب ہے یا نہیں ؟

مالکی اور حنبلی سارے سر کا مسح کرنا واجب قرار دیتے ہیں

اور حنفی اور شافعی کہتے ہیں کہ سر کے کچھ حصے کا مسح کرنا بھی کافی ہے

مالکیہ اور حنابلہ نے کئی ایک دلائل سے استدلال کیا ہے :

1- اللہ سبحانہ وتعالی کا فرمان ہے :

اور اپنے سروں کا مسح کرو . اس میں سارا سر شامل ہے، اور یہ آیت اور اپنے سروں کا مسح کرو بھی تیمم کی آیت :

پاکیزہ مٹی سے تیمم کرو اور اپنے چہروں اور ہاتھ کا اس سے مسح کرو.

کی طرح ہی ہے، چنانچہ تیمم میں سارے سر کا مسح کرنا واجب ہے، تو اسی طرح یہاں سر کا مسح بھی پورا کرنا ہوگا

دیکھیں : مجموع الفتاوی (125/21).

ابن عبد البر رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" سر کے کچھ حصے کا مسح کرنے والے کے متعلق فقہاء کرام کا اختلاف ہے، چنانچہ امام مالک رحمہ اللہ کہتے ہیں : پورے سر کا مسح کرنا فرض ہے، اگر اس نے سر کا کچھ حصہ چھوڑ دیا تو وہ اسی طرح ہے جس طرح کوئی شخص چہرے کا کچھ حصہ نہ دھوئے، امام مالک کا یہ مسلک معروف ہے، اور ابن علیہ کا قول بھی یہی ہے وہ کہتے ہیں :

اللہ تعالی نے وضوء میں اسی طرح سر کا مسح کرنے کا حکم دیا ہے جس طرح تیمم میں مٹی کے ساتھ چہرے کا مسح کرنے اور وضوء میں چہرہ دھونے کا حکم دیا ہے

فقہاء اس پر متفق ہیں کہ وضوء میں چہرے کا کچھ حصہ دھونا جائز نہیں، اور نہ ہی تیمم میں چہرے کے بعض حصے پر مسح کرنا، تو سر کا مسح بھی اسی طرح ہے " انتہی

دیکھیں: التمھید(114/20).

2-انھوں نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے فعل اور عمل سے استدلال کیا ہے، کیونکہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ ثابت نہیں کہ آپ نے سر کے کچھ حصہ کا مسح کرنے پر اکتفا کیا ہو

احناف اور شافعیہ نے بھی کئی ایک دلائل سے استدلال کیا ہے:

1-فرمان باری تعالی ہے:

اوراپنے سروں کا مسح کرو.

ان کا کہنا ہے کہ یہاں باء تبعیض کےلیے ہے، گویا کہ اللہ تعالی کا فرمان اس طرح ہے: اوراپنے سر کے بعض حصے کا مسح کرو

اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ یہاں باء تبعیض کےلیے نہیں، بلکہ باء الصاق کے معنی میں ہے، اورالصاق کا معنی یہ ہے کہ جس پانی کے ساتھ سر کا مسح کیا جائے اس کا سر کے ساتھ لگنا ضروری ہے

دیکھیں: مجموع فتاوی(123/21).

2-مسلم شریف کی درج ذیل حدیث سے استدلال کیا ہے:

مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ تعالی عنہ بیان کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشانی اور پگڑی پر مسح کیا"

صحیح مسلم حدیث نمبر(247).

ان کا کہنا ہے رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے پیشانی کا مسح کرنے پر اکتفا کیا، اوریہ سر کا اگلا حصہ ہے

اس کا جواب یہ دیا گیا ہے کہ: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پیشانی کا مسح کیا، اورپگڑی پر مسح مکمل کیا، اورپگڑی پر مسح کرنا سر پر مسح کرنے کے قائم مقام ہے

زادالمعاد میں ابن قیم رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"کسی ایک حدیث میں بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ثابت نہیں کہ انھوں نے سر کے کچھ حصہ پر مسح کرنے پر اکتفا کیا ہو، لیکن جب اپنی پیشانی پر مسح کیا تو پگڑی پر مسح مکمل کیا "انتھی

دیکھیں: زادالمعاد(193/1).

شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں:

"یہاں پیشانی پر مسح اس لیے اکتفا کر گیا کیونکہ اس کے ساتھ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی پگڑی پر مسح کیا تھا، چنانچہ صرف پیشانی پر مسح کرنے پر دلالت نہیں ہے "انتھی

دیکھیں: الشرح الممتع(178/1).

اس سے یہ ظاہر ہوا کہ دونوں میں راجح قول یہی ہے کہ وضوء میں پورے سر کا مسح کرنا واجب ہے

مستقل فتوی کمیٹی کے فتاوی جات میں ہے :

27وضوء میں سارے سر کا مسح کرنا واجب ہے، کیونکہ اللہ تعالی کا فرمان ہے :

اوراپنے سروں کا مسح کرو

اور بخاری و مسلم کی حدیث میں عبداللہ بن زید بن عاصم رضی اللہ تعالی عنہ وضوء کا طریقہ بیان کرتے ہوئے کہتے ہیں :

"اوررسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کا مسح کیا تواپنے ہاتھوں کو آگے سے پیچھے کی طرف لے گئے"

اورایک روایت کے الفاظ ہیں کہ :

"رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے سر کے اگلے حصہ سر شروع کیا حتی کہ دونوں ہاتھ اپنی گدی تک لے گئے، پھر ہاتھ وہیں لے آئے جہاں سے شروع کیا تھا" انتہی

دیکھیں : فتاوی اللجنۃ الدائمۃ للبحوث العلمیۃ والافتاء (2/5).

اور شیخ ابن عثیمین رحمہ اللہ تعالی کہتے ہیں :

"اگر صرف اپنی پیشانی پر مسح کرے اور باقی سر پر نہ کرے تو یہ مسح کفائت نہیں کریگا، کیونکہ فرمان باری تعالی ہے :

اوراپنے سروں کا مسح کروالمآئدۃ (6).

اللہ تعالی نے یہ نہیں فرمایا کہ :اپنے سروں کے کچھ حصے کا مسح کرو انتہی

دیکھیں : الشرح الممتع (187/1).

سر کا مسح کرنے کا طریقہ سوال نمبر (45867) کے جواب میں بیان ہوچکا ہے، اس کا مطالعہ کرلیں

واللہ اعلم .

الاسلام سوال وجواب

70530